blirk.net

سہ ماہی لندن

پیشوا انٹرنیشنل

اکتوبر تا دسمبر 2013ء

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

E-mail. peshwaltd@gmail.com Tel. 020.36747909

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ترجمہ:آیات القُرآن الحکیم

یقیناً اللہ اوراس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں ۔اے وہ لوگو جوایمان لائے ہو !تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔یقیناً وہ لوگ جواللہ اوراس کے رسول کواذیّت پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دُنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اوراس نے ان کے لئے رُسوا کُن عذاب تیار کیا ہے ۔اور وہ لوگ جو مومن مَردوں اور مومن عورتوں کو اذیّت پہنچاتے ہیں بغیر اُس (جُرم) جوانہوں نے کمایا ہوتو انہوں نے ایک بڑے بہتان اور کھلم کھلا گناہ کا بوجھ اُٹھالیا۔

(سورۃ الاحزاب آیات ۵۷تا۵۹)

ترجمہ: انفاخ النّبی ﷺ

اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین باتیں ناپسند کرتا ہے۔اسے پسند ہے کہ تم اُس کی عبادت کرو،اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور سب کے سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو۔نفاق اور تفرقہ بازی اختیار نہ کرو اور اُسے ناپسند ہے قیل اور قال یعنی حجت بازی،کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنا اور اُس کا بے جا خرچ کرنا۔

(مسلم کتاب الاقضیۃ)

آیات قرانیہ اوراحادیث نبویہ کا احترام نہایت ضروری ہے

منتظمین

ایڈیٹر

رانامحمد حسن خاں

نائب ایڈیٹر

محمد ثاقب رشید

چیف ڈائریکٹر

شگفتہ حسن صاحبہ

نظرثانی

زوباریہ رحمان صاحبہ

اکاؤنٹس

فیضان احمد چیمہ

مارکیٹنگ منیجر

رانا عبدالصمد خاں

خصوصی تعاون

آر۔ایچ ڈریم ایونٹس لمیٹڈ

معاونین

فرحان خان۔جنید احمد

اس شمارہ میں

تعارف پیشوالندن	2
اداریہ	3
مشعل راہ (تین طلاق،حکمتوں کے چشمے،جھوٹ)	5
ہومیو پیتھک نسخہ جات (یاداشت،ڈینگی)	10
مگھ حیرت انگیز پرندہ	11
دیمک	13
نالائق کُتّے	15
عالمی لیڈر	17
عمران خان کی غیرت	19
شہید کون؟	20
شعروشاعری	23
کیا آپ جانتے ہیں؟	24
بربطِ دل کے تار (نظم)	25
ملین مارچ کی برسی	26
فقیہ اورفریسی	30

اور بہت کچھ

پبلشر: پیشوا

2.London Road,Morden,Surrey,SM4

Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

قیمت فی شمارہ۔۔۔۔پاؤنڈ سالانہ ممبرشپ فیس برطانیہ۱۰پاؤنڈ یورپ۱۲یورو

تعارف ''پیشوا'' لندن

معزز قارئین کی خدمت میں محبت سے بھرپور السلام علیکم کے ساتھ ساتھ پیشوا کے نام سے ایک منفرد سہ ماہی رسالہ پیش ہے۔ اردو زبان میں شائع ہونے والا پیشوا اس لحاظ سے ایک منفرد رسالہ ہے کہ جس میں مذہبی، سیاسی، ادبی، طبی اور دوسرے بہت سے عنوانات کے تحت مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اردو زبان بولنے والے معزز خواتین و حضرات کے لئے ایک ایسا پلیٹ فارم پیشوا کی صورت میں مہیا ہو گیا ہے جس سے اُن کے اندر ٹھاٹھیں مارتے ہوئے جذبات کی تسکین کا سامان ہوگا انشاء اللہ۔ ادارہ پیشوا اُن تمام قلمکاروں کو دعوت دیتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ وہ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اپنی شاعری یا انتخاب، مذہبی اور سیاسی بصیرت سے پُر مضامین یا مذہبی اور سیاسی فرعونیت کے متعلق اپنی آراء یا تبصرہ جات ادارہ کو بھجوائیں، پیشوا آپ کے دل کی آواز کو وہ گونج دے گا جسے عام عوام سے لے کر ایوانوں میں بیٹھے ہوئے حکمران بھی سُن سکیں گے۔ دینی اور عام معلومات، لطیفے، کہانیاں، بیوٹی ٹپس، مزیدار پکوان تیار کرنے کے طریقے اور سائنسی و طبی معلومات بھی بھجوائیں، ادارہ پیشوا انہیں شائع کرے گا۔ علاج بالمثل یعنی ہومیوپیتھک طریقہ علاج کے بارے میں معلومات اور نسخہ جات بھی پیشوا کی زینت بڑھائیں گے۔ ادارہ پیشوا کے زیر اہتمام ماہر ہومیو فزیشنز پوچھے گئے طبی سوالات کا جواب دیں گے اور ادارہ انہیں شائع بھی کرے گا۔ یقیناً اہل علم و دانش کے قیمتی مشورے اور تنقید کسی بھی ادارے کی کامیابی کی ضمانت ہوتے ہیں۔ ادارہ اپنے قارئین کی آراء اور مشوروں کا منتظر ہے۔ آپ کے خطوط شائع کئے جائیں گے اور قارئین کی آراء پر غور کیا جائے گا۔

یہ پہلا شمارہ ہے۔ یقیناً کچھ کمی رہ گئی ہوگی۔ آئندہ شماروں میں جب قارئین کرام دل کی ترجمانی کرتے ہوئے قلم اُٹھائیں گے تو اس رسالہ میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ مضامین کے تنوع میں بھی اضافہ ہوگا اور نئی نئی راہیں کھلتی چلی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔ خدا کرے کہ یہ رسالہ ہر لحاظ سے عوام کے لئے مفید ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

نوٹ: پیشوا ادارہ کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔ پیشوا ادارہ تمام سیاسی و مذہبی شخصیات کا تہہ دل سے احترام کرتا ہے مگر ان کے غلط نظریات اور افکار کو بیان کرنے کی قارئین کو اس غرض سے اجازت دیتا ہے تاکہ متذکرہ شخصیات اپنی اصلاح کر سکیں۔ اگر کوئی شخص سمجھے کہ اسے غلط طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ بھی ناقدین کی اصلاح کے لئے اپنا موقف پیش کرے اور ادارہ ایسے مضامین کو شائع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ادارہ پیشوا بلا تفریق مذہب و ملّت خدمت کا دعوے دار ہے۔ سبھی رسالہ میں اپنے افکار اور خیالات کا اظہار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

ایڈیٹر

اداریہ

اگر اسلامی ممالک کا جائزہ لیا جائے تو انتہائی دردناک منظر دکھائی دیتا ہے۔ مسلمان کہلانے والے حکمران اپنی رعایا کے دکھوں کا مداوا کرنے کے بجائے اپنی ذاتی خواہشوں کی تکمیل کے لئے ہر قسم کی غیر اسلامی حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ایسے نالائق حکمرانوں کی خباثتوں نے مسلمانوں کو ذلیل و رُسوا کر دیا ہے اور عوام کو مذہبی راہنماؤں کے غیر اسلامی نظریات اور فرقہ بازی نے اس قدر نحیف و نزار کر دیا ہے کہ وہ کسی بھی قسم کے اخلاق کو بھاری پتھر سمجھ کر بد اخلاقی کی بدبودار مالا کو گلے کا ہار بنا کر سڑکوں پر، گھروں میں اور مسجدوں میں شور مچا کر جگ ہنسائی کا موجب بن چکے ہیں۔ عوام کو اس پاگل پن میں مبتلا کرنے والے حکمرانوں، مذہبی راہنماؤں اور نام نہاد دانشوروں ہی کے بارے میں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

اِذَا کَانَ الغُرَابُ دَلِیلَ قومٍ　　سَیَھدِ یھِم طَرِیقَ الھَالِکِینَ

کہ دیکھو جب کبھی بھی کوے قوم کی سرداری کیا کرتے ہیں تو ان کو ہلاکت کے رستوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ وہ تمام ممالک جو ہلاکت کے گھڑے میں گر چکے ہیں یا گرنے کے قریب ہیں اُن کے لیڈر چاہے وہ سیاسی ہوں یا مذہبی، گورے ہوں یا کالے سبھی ایسے کوے ہیں جنہوں نے اپنی باغیور قوموں کو ذلّت اور بربادی کا منحوس تحفہ دیا ہے۔ جس کے لئے تاریخ انھیں کراہت اور ذلّت سے یاد کرے گی۔ آئندہ آنے والی نسلیں غلامی کی زنجیروں کے بوجھ تلے کراہتے ہوئے اپنے نالائق سیاسی، مذہبی اور گورے کالے لیڈروں کو بددعائیں دیں گی۔

ایک کے بعد ایک مسلمان ملک اپنے مسلمان ہمسایہ ممالک کی بے حسی اور مغربی ممالک کی مسلمان ممالک کے وسائل پر قبضے کی ہوس کا شکار بنتا چلا جا رہا ہے۔ عراق پر آگ برستی ہے تو سعودی عرب اور کویت وغیرہ میں نہ صرف خوشی کے شادیانے بجائے جاتے ہیں بلکہ قومی خزانوں کے منہ حملہ آوروں کے لئے کھول دئے جاتے ہیں۔ اور یہی امیر مسلمان ممالک اپنے انتہائی غریب مسلمان ممالک کے بھوکے ننگے عوام کے لئے کوئی درد نہیں رکھتے ہاں ہم خیال مذہبی لیڈروں کو مسجدیں بنانے اور اپنے مخصوص مقاصد کے حصول کے لئے خوب نوازتے ہیں۔ وہ عرب جو اتحاد و بھائی چارے کی دلکش لڑی میں جگمگاتے تھے آج وہی عرب ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہو چکے ہیں۔ اس نا اتفاقی کا شکار عراق، مصر، لیبیا، افغانستان ہو چکے ہیں اب شام کی باری ہے کل ایران کی باری ہوگی، پرسوں پاکستان کی باری ہوگی اسی

طرح باری کا کھیل آخر کار اُن کو بھی لے ڈوبے گا جو بارود کے ڈھیر پر بیٹھ کر آتش بازی کا نا صرف نظارہ کر رہے ہیں بلکہ اپنے ہاتھوں سے راکٹوں کی دموں کو آگ دکھا رہے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جب چند اسلامی ممالک میں انقلاب کے نام پر لوگوں کو جابر حکمرانوں کے خلاف بھڑکایا گیا تو وہ بھڑک کر سڑکوں پر نکل آئے اور آخر کار وہ حکمرانوں کو تخت سے گرانے میں کامیاب ہوگئے۔مگر نتیجہ کیا نکلا؟ سب جانتے ہیں کہ ان حکمرانوں کے جانے کے بعد ان کی قوم کے لوگوں کی حالت نہایت دگرگوں ہو چکی ہے۔مثال کے طور پر عراق، مصر اور لیبیا کے حالات کو پیش کیا جا سکتا ہے اور اب شام کی باری ہے۔امریکہ اور اس کے ساتھی شامی حکمرانوں کو اُن کے جرائم گنا کر شام پر حملہ کرنے کے لئے پر تول رہے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ یہ سب مغربی اقوام کی بدمعاشی ہے۔مگر یہ کوئی نہیں کہتا کہ ان قوموں کے آلہ کار مسلمان ہیں۔اگر شام کا جائزہ لیا جائے تو حکومت وقت کا دفاع کرنے والے مسلمان کہلاتے ہیں اور حکومت کے خلاف ہتھیار اٹھانے والے بھی مسلمان ہیں۔اور صدمے کی بات یہ ہے کہ دونوں فریقوں کو ہتھیار اور دوسری امداد باہر سے مل رہی ہے۔جہاں ایران اور دوسرے چند ممالک بشر الاسد کی حکومت کو حق بجانب سمجھتے ہیں وہاں دوسری طرف سعودی عرب اور چند دوسرے اسلامی ممالک باغیوں کو حق پر سمجھتے ہوئے ان کی بھر پور مدد کر رہے ہیں۔ترکی کے حکمران طیب اردگان نے بھی ممکنہ حملہ کرنے والے گروپ میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔جب دو بھائیوں میں پھوٹ پڑ جائے تو غیر تو ضرور فائدہ اٹھاتے ہیں۔عوام الناس کو سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ ان کے دکھوں کا مداوا کیسے ہوگا۔عوام الناس کو سمجھ لینا چاہیے کہ اگر وہ یونہی ظالموں کو ہٹانے کے لئے ظالموں کے آلہ کار بنتے رہے تو ان کے مقدر کا فیصلہ غیر کریں گے جس کا نتیجہ بربادی اور خون ریزی کے سوا کچھ بھی نہیں نکلے گا۔مسلمان حکمرانوں کو بھی ہوش کے ناخن لینے چاہیئں، اپنے طور اطوار کو بدل کر اپنی رعایا کے آنسو پونچھیں تاکہ وہ اپنے خیر خواہ حکمرانوں کے وفادار بنیں۔مذہبی راہنما بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے عوام الناس کے جذبات بھڑکانے اور لڑنے مرنے کی تعلیم دینے کی بجائے امن وسلامتی کی تعلیم دیں۔بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ نام نہاد علماء نے مسلمان سوسائٹی کو بے شمار ٹکڑیوں میں تقسیم کر دیا ہے اور جس کے نتیجے میں مسلمان ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے ہیں۔سبھی ایک دوسرے کو بدمذہب اور کافر سمجھتے ہیں۔اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ عصر حاضر میں مسلمانوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جو پُر حکمت اعلیٰ تعلیم دی تھی اسے بھول چکے ہیں۔اللہ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا کرے تاکہ وہ پھر سے اقوام عالم کے لئے روشنی کے مینار بن جائیں۔آمین۔

مشعل راہ

تین طلاق

حضرت بایزید بسطامیؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عبادت وخدمت تو بہت ہے لیکن اگر تُو ہماری ملاقات کا متمنی ہے تو ہماری بارگاہ میں وہ شے شفاعت کے لیے بھیج جو ہمارے خزانے میں نہ ہو۔آپؒ نے فرمایا کون سی شے ہے؟ فرمایا گیا کہ عجز وانکساری اور ذلّت وغم حاصل کر کیونکہ ہمارا خزانہ ان چیزوں سے خالی ہے اور ان کو حاصل کرنے والے میرے قُرب کو حاصل کر لیتے ہیں۔جب میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ تجھ تک رسائی کی کیا صورت ہے؟ فرمایا گیا کہ اپنے نفس کو تین ۳ طلاق دے دے۔ (تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۶۱)

حکمتوں کے چشمے

مُلّا علی قاریؒ کی کتاب نزہۃ الخاطر الفاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی میں لکھا ہے:۔

جو شخص عمل کی روشنی میں عمل کرتا ہے اللہ اسے ایسا علم دے گا۔جسے وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔خُدا کے علاوہ ہر چیز سے قطع تعلق اختیار کر لو۔اغیار اور اسباب دُنیوی چھوڑ دو اپنے اللہ کے ساتھ اگر ۴۰ دن خلوص سے رہو تو تمہارے دل سے زبان پر حکمتوں کے چشمے پھوٹنے لگیں گے اللہ کی روشن آگ کو حضرت موسیٰؑ کی وادی ایمن کی آگ کی طرح دیکھنے لگو گے۔ایسے انسان کا دل نفس وخواہشات کو للکار کر کہے گا۔کہ میں نے آتش خُداوندی کا نظارہ کیا ہے۔مجھے طمع واسباب دُنیا اپنی طرف راغب نہیں کر سکتے۔دل کی گہرائیوں سے آواز آئے گی کہ میں تیرا ربّ ہوں میں تیرا معبود ہوں۔میری عبادت کر اور غیروں سے قطع تعلق اختیار کر کے مجھے اچھی طرح سے پہچان لو۔میرے علم وقرب ملک کی طرف متوجہ رہ۔جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو بقاء پورا ہو جائے گا، اور قلب جاری ہو جائے گا۔اور خُدا کے الہامات اور انوار آنے شروع ہو جائیں گے یہ الہام اور فرمانا ایسا ہی ہوگا جس طرح یہ ارشاد ہوا تھا کہ جاؤ! فرعون کی طرف اُس نے سرکشی اختیار کر لی ہے۔اے دِل نفس وہوا کے فرعون کو جا کر کہہ دے میری طرف سے ان کی راہنمائی کرو، ان کو کہو کہ اگر وہ میری اطاعت پر آمادہ ہو جائیں تو میں انہیں سیدھا راستہ دکھا دوں گا۔ (صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵)

بارگاہ ایزدی سے تُو نہ یوں مایوس ہو — مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر — کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

جھوٹ

عصر حاضر میں جھوٹ بولنا ایک عام سی بات ہوگئی ہے۔نام نہاد مذہبی اور سیاسی راہنماؤں کے جھوٹ کو اپنا لینے کے نتیجے میں مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت جھوٹ کو ہی اپنی نجات کا ذریعہ سمجھنے لگی ہے۔حالانکہ اسلامی زندگی بخش تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شرک اور عقوق والدین کے بعد خدا کے نزدیک سب سے بڑا گناہ جھوٹ ہے۔جھوٹ ایک ایسی بُرائی ہے جو اخلاقی اور رُوحانی طور پر انسان کو تباہ کر دیتی ہے اور دوسروں کے لئے بھی بربادی کا باعث بنتی ہے۔اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ جھوٹ بنی نوح انسان کا دشمن ہے۔وہ قوم کبھی بھی ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتی جس کے اندر جھوٹ پایا جاتا ہو۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ (سورۃ الحج آیت ۳۱)

جس طرح بت کسی کو کچھ نہیں دے سکتے اسی طرح جھوٹ بھی ایک ایسا بُت ہے جو کسی کو کسی بھی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔جس طرح بُت پرستوں کا گذارہ بُتوں کی پرستش کے بغیر نہیں ہوتا اسی طرح جھوٹ جیسے بڑے بُت کی پوجا کرنے والے بھی کہتے ہیں کہ اس کے بغیر گذارا نہیں ہوتا۔ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ جھوٹ ایک نجاست ہے جسے اپنا کر خیر کی توقع کرنا احمقانہ سوچ ہے۔ہمیشہ سچ ہی پھلتا اور پھولتا ہے، کامیابی اور فتح کا باعث بنتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ سے زیادہ کوئی عادت بُری نہیں لگتی تھی اور آپؐ اس کے متعلق فکر مند ہی رہتے تھے یہاں تک کہ اس سے توبہ کا اظہار ہو چکا ہو۔ (ترمذی)

جھوٹ ایک ایسا بدبودار پودا ہے جس سے شریف طبع انسان اور فرشتے بھی پناہ مانگتے ہیں۔حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوبکر صدیقؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مَیں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا جی حضور ضرور بتائیں۔آپؐ نے فرمایا: اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔آپؐ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے، جوش میں آ کر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا: دیکھو! تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضور خاموش ہو جائیں۔ (صحیح بخاری)

جھوٹ ایک ایسی لعنت ہے جس کے بارے میں ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار مختلف طریقوں سے اپنی اُمّت کو بچنے کی تاکید فرمائی مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دم بھرنے والے جھوٹ جیسے لعنتی بُت کے پجاری بن چکے ہیں۔اور ایسی مشرکانہ پوجا کے شرمناک نظارے ہمیں ہر روز بلکہ ہر لمحہ دیکھنے کو ملتے ہیں۔پیر اپنے مریدوں سے، سیاستدان اپنے کارکنوں سے، حکمران اپنی عوام سے، ماں باپ بچوں سے، بچے ماں باپ سے، خاوند بیویوں سے اور بیویاں اپنے خاوندوں سے، دکاندار اپنے گاہکوں سے، وکیل اپنے موکلوں سے جھوٹ بولتے ہیں۔غرض ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے جھوٹ جیسی غلیظ کیچڑ میں اچھل کود رہے ہیں۔جھوٹ سے محبت رکھنے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ببول سے کانٹوں کی امید تو کی جا سکتی ہے مگر گلاب کی قطعاً نہیں۔ایک جھوٹ کی عادت ترک کرنے سے بے شمار گناہوں سے نجات مل سکتی ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ ایک مسلمان نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا نفس کمزور ہے اور میں بہت سی کمزوریوں میں مبتلا ہوں اور سارے گناہوں کو یک دم چھوڑنے کی ہمت نہیں پاتا۔آپؐ مجھے ہدایت فرمائیں میں سب سے پہلے کس گناہ کو چھوڑوں؟ آپؐ نے فرمایا: جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔اس نے وعدہ کیا۔اور گھر واپس آ گیا۔پھر جب اپنی عادت کے مطابق بعض دوسرے گناہوں کا ارتکاب کرنے لگا تو اسے خیال آیا کہ اب اگر رسول اللہ تک میری یہ بات پہنچی اور آپؐ نے مجھ سے پوچھا، تو جھوٹ تو میں نے بہر حال بولنا نہیں، آپؐ کو کیا جواب دوں گا؟ یا اگر کسی مسلمان کو میری کمزوری کا علم ہوا تو اس کے سامنے اپنے اس گناہ پر کس طرح پردہ ڈالوں گا؟ آخر اسی میں اس نے سوچتے سوچتے فیصلہ کیا کہ جب جھوٹ چھوڑ دیا ہے تو اب یہی بہتر ہے کہ سارے گناہوں سے ہی اجتناب کیا جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں (اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی ساتھ ہیں) اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلم گمان کرتا ہو۔اور پھر دونوں نے اتفاق سے روایت کی کہ جب وہ بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں سچ اختیار کرنا چاہیے کیونکہ سچ نیکی کی

طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنّت میں لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہیے۔ کیونکہ جھوٹ فسق وفجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق وفجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب یعنی جھوٹا لکھا جاتا ہے۔ (صحیح مسلم)

جھوٹ ایک بدترین اور ذلیل ترین قسم کا گناہ ہے۔ انسان کو اخلاقی گناہوں میں سب سے پہلے جھوٹ پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جھوٹ ایک ایسا بیج ہے جس سے گناہوں کی فصل تیار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مذاق میں بھی جھوبولنے سے محفوظ رکھے۔ درج ذیل دُعا ہر عاشق رسول ﷺ کو کرتے رہنا چاہیے۔

اللهم طهر قلبى من النفاق و عملى من الرياء و لسانى من الكذب و عينى من الخيانة فانك تعلم خائنة الاعين و ما تخفى الصدور۔ (مشکوٰۃ)

اے میرے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے اور میرے عمل کو ریاء سے پاک کر دے اور میری زبان کو جھوٹ سے پاک کر دے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے پس تُو ہی جانتا ہے آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ سینے چھپاتے ہیں۔

نمائندگان ادارہ پیشوا

رانا مبشر محمود جرمنی (ہیمبرگ) (004917631382750) راشد محمود ڈنمارک (کوپن ہیگن) (004546190055)

محمد افضل امریکہ (نیویارک) (0017183765455) لقمان احسن امریکہ (نیوجرسی) (0019738827595)

محمد عادل رشید پاکستان (00923338994371) فیضان چیمہ برطانیہ (لندن) (07428558809)

محمد اکرم برطانیہ (برمنگھم) (00441283530905) عبدالمغنی برطانیہ (مورڈن سرے) (07506949263)

آدھی رات کو پولیس والوں نے ایک شرابی کو پکڑ لیا۔ اس سے پوچھا کہاں جا رہے ہو۔ شرابی کہنے لگا شراب نوشی کے خلاف لیکچر سننے۔ پولیس والے نے حیرانگی سے کہا اس وقت کون لیکچر دے گا۔ شرابی نے جواب دیا میری بیوی۔

پیشوا پڑھنے والے تمام قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے تاثرات سے ہمیں مطلع فرمائیں

ASHRAF HALAL MEAT
&
GROCERY STORE
Free HomeDelivery
02086485764
Fresh Halal Meat
Fresh Fruit
Fresh Vegetable
Frozen Food & Fish

اشرف حلال میٹ اور گروسری
فری ہوم ڈلیوری
02086485764
تازہ حلال گوشت، تازہ سبزی، تازہ پھل اور فروزن مچھلی بارعایت دستیاب ہیں

Director;Tahir Ahmad
Tel;07586351678
Manager;Ejaz Ahmad
Tel;07440031587
Near By Sainsbury,s 3 London Road Morden Sm4 5BQ.

اب بھی دلکش ہے تیرا حُسن مگر کیا کیجیے
لوٹ جاتی ہے اُدھر کو بھی نظر کیا کیجیے

ہومیو پیتھک نسخہ جات

یاداشت

یاداشت ختم ہو جائے ۔Calc.Phos.6x+Calc.Sulph.6x دن میں ۳ بار۔ بُری یادیں پیچھا نہ چھوڑیں۔Kali Phos.6x یا Natrum Mur.6x ۳ بار روزانہ۔ جب یاداشت کی عمومی خرابی ہو، یادیں غیر ارادی طور پر آتی ہوں ،ایک دن قبل کیا ہوا کام یا بات بھول جاتی ہو،تحریر کرتے ہوئے الفاظ بھول جاتے ہوں،مقررہ وقت پر یاداشت کمزور ہو جاتی ہو، پڑھا ہوا یاد نہ رہتا ہو اور باتیں کرتے ہوئے بھول جائے کہ کیا کہہ رہا تھا تو Natrum Mur.6x تین بار روزانہ لینا مفید ثابت ہوتا ہے۔

دماغ میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہ رہے، یاداشت خراب ہو جائے، طالب علم یکسوئی سے ذہنی کام کرنے سے قاصر ہوں، حافظہ کمزور ہونے کی وجہ سے پڑھائی پر توجہ نہ دے سکیں تو ایسے مریضوں کے لئے Ashwagandha Q نہایت مفید دوا ہے۔ یہ دوا مردوں کے امراض جیسے جریان منی، کمر درد، گنٹھیا، سوزاک اور مردوں کے بانجھ پن میں بھی مفید ہے اور اولاد پیدا کرنے والے جرثوموں کو پیدا کرتی اور بڑھاتی ہے۔اسی طرح عورتوں میں لیکوریا اور جریان خون اور عورتوں کی کمر درد بھی دور کرتی ہے۔ Ashwagandha مدر ٹنکچر کے دس قطرے پانی میں ڈال کر روزانہ تین بار لیں۔

دماغی کام مریض کو تھکا دیتا ہو۔Natrum Mur.6x یا Silicea6x روزانہ تین بار۔

جب بوڑھے اور کمزور لوگوں کی یاداشت ختم ہوگئی ہو وہ اپنی زبان سے غلط الفاظ کہہ جاتے ہوں۔ لکھتے وقت املا کی غلطیاں کرتے ہوں اور مختلف چیزوں کو خلط ملط کر دیتے ہوں۔ دماغی طاقت کی کمزوری کی وجہ سے کوئی ذہنی کام سر انجام نہ دے سکتے ہوں تو ایسے بزرگوں کو Lycopodium 200 دینا چاہیے۔اور جب عمر رسیدہ لوگ یاداشت کی کمزوری کی وجہ سے چیزیں بھول جاتے ہوں ۔حتیٰ کہ ایک منٹ پہلے کی جانے والی بات بھی یاد نہ رہتی ہو تو Anacardium 200 کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ دوا کمزوری کو بھی دور کرتی ہے۔اور ایسے عمر رسیدہ افراد جو عمر کی زیادتی کی وجہ سے ذہنی صلاحیتوں سے محروم ہو جائیں اُن کے لیے Baryta Carb.200 مفید ہے۔

ایسے پڑھنے والے بچے جو پڑھائی میں کمزور ہوں، بہت غلطیاں کرتے ہوں، کسی بات کو یاد نہ رکھ سکتے ہوں تو ایسے بچوں کو Agaricus 30 or 200 دینا مفید ہے۔ مریض کی یاداشت کمزور مریض کی یاداشت کمزور ہو، مریض توجہ مرکوز نہ کر سکے ، بچہ سبق یاد نہ رکھ سکتا ہو جس کی وجہ سے پڑھایا نہ جا سکے، دماغی طاقت کے فیل ہونے کا اندیشہ ہو، بوڑھے لوگ دماغی طاقت کھو بیٹھے ہوں ، مریض کسی بات پر دھیان نہ دے سکتا ہو، حافظہ کمزور ہو جائے ، مریض چلتے وقت لڑکھڑائے تو Baryta Carb 200 مفید ثابت ہوتی ہے۔ یاداشت اور حافظہ تیز کرنے کے لئیے نہایت عمدہ دوا ہے۔

اگر مریض پست ہمت ، لاتعلق ہو اور ذہنی یکسوئی کی کمی ہو، خیالات کے اظہار کرنے کے لئے مناسب الفاظ تلاش نہ کر سکتا ہو، بات مشکل سے سمجھے، بڑبڑاہٹ، گہری غنودگی اور ناامیدی پائی جائے تو Phosphoric Acid 30 or 200 مفید ہے اگر مریض کی حاضر دماغی ختم ہو جاتی ہو، ہر بات کو بھول جاتا ہو، بازار سے اشیاء خرید کر وہیں بھول کر چھوڑ آتا ہو اور بہت بھولنے والا اور غیر حاضر دماغ ہو تو Lac.Caninum 30 or 200۔

ڈینگی بخار

بخار ہونے کی صورت میں یہ نسخہ استعمال کریں۔1. Aconite + Arsenic Alb.=200Alb.=200

2. Typhoidinum+Pyroginum=200 ہفتہ وار ایک بار باری باری۔

3.Bryonia+Rhustox+china+Ipecac+Eupatorium=30 دن میں دو بار۔ 4. Echinacea Q دس قطرے ایک گھونٹ پانی میں روزانہ دو بار کھانے کے بعد۔

حفظِ ماتقدم (ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے):

ا۔ Dengue Fever 200 ہفتہ میں ایک بار

۲۔Bryonia+Rhustox+China+Ipecac+Eupatorium=30 دن میں ایک بار۔

پیشوا میں ہومیو پیتھک نسخہ جات شائع کرنے کا مقصد خدمت خلق اور قارئین کو علاج بالمثل کے فوائد سے آگاہ کرنا ہے۔ کسی بھی ہومیو پیتھک نسخہ کو استعمال کرنے سے پہلے کسی مستند ہومیو فزیشن سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ بغیر مشورہ کے نسخہ استعمال کرنا نقصان کا باعث بھی ہو سکتا ہے جس کا ادارہ پیشوا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

پیشوا میں اشتہارات شائع کروانے کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں
07792998973

AZED&CO

Incorporated Precticing Accountants

Rizwan Azed

B.COM,MBA,AIIA,FSPA

سیلف ایمپلائیڈ،سول ٹریڈر،لمیٹڈ کمپنی اکاؤنٹس، پی سی اوڈرائیورا کاؤنٹس،سیلف ایسیسمنٹ۔
ٹیکس ریٹرن،لمیٹڈ کمپنی فارمیشن۔بک کیپنگ، بجٹ۔بزنس پلان، بزنس سٹارٹ اپ

392 London Road	Tel.020 8646 6777
Mitcham Surrey	Fax.020 8646 9416
London .CR4 4EA	Mob.0786 788 6952

E.Mail. azed@azed.fsbusiness.co.uk

مَگھ حیرت انگیز پرندہ

اللہ تعالیٰ نے پرندوں کو اُڑنے کے لئے صرف پَر ہی عطا نہیں کئے بلکہ کھوکھلی ہڈیاں، چھاتی کی خاص بناوٹ اور چھاتی کے دونوں طرف نہایت مضبوط عضلات بھی بنائے ہیں تاکہ بڑی جسامت والے پرندے بھی بلند پروازی کرسکیں۔

انتہائی وزنی پرندے مَگھ مسلسل کئی ہزار میل تک اُڑ سکتے ہیں اور اُڑتے وقت ان کی جو اندرونی ترتیب ہے وہ اس طرح سے ہے کہ جیسے جیٹ جہاز کا سامنے کا حصہ ہوا کو منتشر کرتا ہے اسی طرح ہوا کا دباؤ ان پر اس بناوٹ کی وجہ سے کم سے کم پڑتا ہے۔اور جو مَگھ سب سے زیادہ اس دباؤ کو برداشت کرنے کے لئے دوسروں کے آگے ہوتا ہے، کچھ دیر بعد پیچھے سے ایک اور مَگھ آکر اس کی جگہ لے لیتا ہے۔پھر یہی پرندے آبی پرندے بھی بنتے ہیں اور ڈوبتے نہیں حالانکہ ان کو اپنے وزن کی وجہ سے ڈوب جانا چاہیے تھا۔نہ ڈوبنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے جسم کے اوپر چھوٹے چھوٹے پَر ہوا کو سمیٹے ہوئے ہوتے ہیں اور پَروں میں قید ہوا ان کو ڈوبنے سے بچاتی ہے۔اور یہ خود بخود ہی نہیں سکتا کیونکہ ضروری ہے کہ ان کے پُروں کے گرد کوئی ایسا چکنا مادہ ہو جو پانی کو پَروں میں جذب ہونے سے روکے۔اگر ان پرندوں کی حرکات پر غور کیا

جائے تو دیکھا جا سکتا ہے کہ پرندے سارے پَر اپنی چونچوں میں سے گزارتے ہیں۔یہ عجیب بات ہے کہ اس وقت ان کے جسم میں سے اللہ تعالیٰ گرِیس (Grease) کی طرح کا وہ مادہ نکالتا ہے جسے پَروں پر مَلنا لازمی ہے۔اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ مادہ کیسے ازخود پیدا ہوا اور ان کے مُنہ تک کیسے پہنچا اور ان پرندوں کو کیسے شعور ہوا کہ جسم تک پانی کے سرایت کرنے کو روکنا لازمی ہے ورنہ وہ ڈوب جائیں گے؟ اللہ تعالیٰ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے: کیا انہوں نے پرندوں کو آسمان کی فضا میں مسخر کیا ہوا نہیں دیکھا؟ انہیں کوئی تھامے ہوئے نہیں ہوتا۔مگر اللہ۔یقیناً اس میں بہت سے نشانات ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔(سورۃ النحل آیت ۸۰)

موجودہ پرندوں میں سے دُنیا کا سب سے بڑا پرندہ شترمرغ ہے۔نہ اُڑنے والا یہ نر پرندہ 2.75 میٹر (نوفٹ) اونچا اور 156.5 کلوگرام وزنی ہوسکتا ہے۔
دُنیا کا سب سے بڑا جانور نیلگوں وھیل کا وزن پیدائش کے وقت تین ٹن (ایک امریکی ٹن میں 2000 پونڈ ہوتے ہیں) اور بارہ ماہ کی عمر میں اس کا اوسط وزن 26 ٹن ہو جاتا ہے۔اب تک سب سے وزنی یعنی 190 ٹن وزن کی مادہ نیلگوں وھیل 1947ء میں شکار کی گئی۔

دیمک

دیمک Termites ایک چوب دار اور تخریب کار حشرہ ہے۔اس کی رنگت پیلی ہوتی ہے۔دیمک کی تقریباً ۲۰۰۰ اقسام دنیا میں پائی جاتی ہیں۔یہ عام طور پر بارانی گرم خطوں میں پایا جاتا ہے۔پاکستان میں Termes اور Microtermes جینس کی انواع پائی جاتی ہیں۔یہ حشرہ بستیوں کی شکل میں مل جل کر رہتا ہے۔ان میں ذات پات بھی پائی جاتی ہے۔ان میں پردار اور بے پر دیمکیں شامل ہیں۔پر صرف نر یا ملکہ کے جسم پر ہوتے ہیں۔کارکنوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوتی ہے ان کا کام گھر بنانا ہوتا ہے، بے پر اور بانجھ دیمکوں کا تعلق سپاہی ذات سے ہوتا ہے ان کے پر اور آنکھیں نہیں ہوتیں لیکن ہوشیار، پھرتیلی، چالاک اور زبردست لڑاکا ہوتی ہیں۔

دیمک کی مختلف اقسام مختلف انداز سے اپنے گھر بناتی ہیں۔درختوں پر بنائے جانے والے گھونسلے باسکٹ بال کے برابر ہوتے ہیں۔افریقہ میں چھتری نما گھونسلے بناتی ہیں۔گھر بنانے کے معاملے میں دیمکیں خاص اہتمام کرتی ہے۔کارکن دیمکیں گھر بناتی ہیں۔گھر میں چھوٹے بڑے کمرے اور گیلریاں بھی بناتی ہیں اور مٹی کا پلستر اس لئے کرتی ہیں

کہ اندر کی ہوا مرطوب رہے، ایک بڑا کمرہ صرف نر اور ملکہ کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی نسل کی افزائش کا کام کرتے رہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے دونوں خلوت میں رہتے ہیں۔ دوسرے کمروں میں بچے، کارکن دیمکیں اور سپاہی رہتے ہیں۔ دیمکیں اپنے گھروں میں باغات بھی لگاتی ہیں جن میں پیوندار درخت لگائے جاتے ہیں اور ان کے پھل بچوں کو کھلائے جاتے ہیں۔ روشنی سے دیمک کو اس قدر نفرت ہوتی ہے کہ اگر انہیں خوراک اکٹھی کرنے کے لئے اپنے گھر سے دور جانا پڑے تو یہ پودے کے ریشوں کو چبا کر ان میں مٹی شامل کر کے بڑی نفاست سے اپنے تیار کردہ مسالے سے سرنگیں بناتی ہیں تاکہ ان کے اندر اندھیرے میں اپنا کام انجام دیتی رہیں۔ دیمکیں لکڑی (بالوں اور شہتیروں) کے اوپر بھی اسی قسم کی سرنگیں بناتی ہیں۔ لکڑی کے علاوہ دیمک زندہ اور مردہ نباتات کے ریشے، کاغذ، پودے درخت، گیہوں اور آم کے درختوں کو بھی شوق سے کھاتی ہے۔

دیمک مٹی کے تیل کی بو اور اس کی چبھن سے بہت گھبراتی ہے۔ اگر کسی جگہ دیمک لگی ہوئی ہو تو اس پر مٹی کے تیل میں نیلا تھوتھا شامل کر کے لیپ کرنے سے دیمک سے چھٹکارہ حاصل کرنا ممکن ہے۔

ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) ایک زیر رجسٹرڈ نمبر ۸۷۴۷۱۵۸ چیرٹی ہے جو معذور اور بے بس مریضوں کو وہیل چیئرز مہیا کرتی ہے۔ اور غریب بچوں کو تعلیم جیسا بنیادی حق دلانے کی کوشش کرتی ہے۔ سسکتی اور لڑکھڑاتی زندگیوں کی مدد کے لئے قدم بڑھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر اور گھٹ گھٹ کر ہر لمحہ مرنے والوں کی مدد کرنا تمام انسانوں کا فرض ہے اگر آپ غریبوں بے بسوں، بے کسوں اور لاچاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ فرمائیں۔ (نئی اور پرانی وہیل چیئرز بھی عطیہ کی جاسکتی ہیں)

020 86 3674 7909

07792998973

2.London Road,Morden,Surrey.SM4 5BQ

Peshwa Ltd. U.K

نالائق کُتّے

پچھلے دنوں ایک خبر تھی کہ پنجاب ریلوے پولیس نے بے شمار کُتوں میں سے اٹھائیس کُتّے اسلحے اور منشیات کی پہچان کے لئے منتخب کئے۔ انہیں ماہرین نے تربیت دے کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ پولیس نے ایک تقریب منعقد کی جس میں تربیت یافتہ کُتوں نے اپنی قابلیت کا مظاہرہ کرنا تھا۔ حاضرین مجلس اس وقت حیران رہ گئے جب ستائیس کُتّے فیل ہو گئے اور ایک کُتّے کو فاؤل کھیلنے پر مقابلے سے باہر کر دیا گیا۔ اب سمجھ نہیں آتا کہ کُتّے نالائق تھے یا تربیت دینے والے۔ یورپ میں تربیت حاصل کرنے والے کُتّے نہایت مہارت سے مجرموں کے ناجائز سامان کو پہچان لیتے ہیں۔ شاید پاکستان کے کُتّے بھی نالائق حکمرانوں کے نقش قدم پر چل نکلے ہیں۔

ایک دوسری خبر میں مولانا فضل الرحمان نے ان نالائق کُتوں کو بھی عزت دیتے ہوئے کہہ دیا ہے کہ امریکہ اگر کسی کُتّے کو بھی مارے تو میں اسے شہید ہی کہوں گا۔ جب ان سے کہا گیا کہ جناب کیا کُتوں کو شہید کہنا ضروری ہے تو فرمانے لگے یہ غصے کا اظہار ہے۔ اور یہ بھی بتایا کہ عطاءاللہ شاہ بخاری جن جیسا بڑا خطیب پیدا نہیں ہوا نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ ہندوستان کا کوئی کُتا بھی اگر انگریزوں پر بھونکتا ہے تو میں اسے مجاہد کہوں گا۔ (خطبات احرار کے صفحہ ۹۹ پر ان صاحب کا یہ بیان بھی موجود ہے کہ ''کُتوں کو بھونکتا چھوڑ دو۔ کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن، لیگی سرمایہ دار (قائداعظمؒ) کا پاکستان نہیں۔ احرار اس پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں'') اور مولانا ظفر علی خان نے فرمایا ہے۔

ظفر آدمی اُس کو نہ جانیئے گا — چاہے لاکھ ہو صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی — جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

کُتوں کو جو عزت اس دور میں ملی ہے ویسی عزت سابقہ کُتوں کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ یورپ میں تو کُتوں کو بچوں کی طرح پالا پوسا جاتا ہے اور ساتھ سلایا بھی جاتا ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے قائداعظم اور مسلم لیگیوں کو کُتّے کہا گیا پھر ایوب کُتا ہائے ہائے کے نعرے بلند ہوئے پھر بھٹو کو اور ضیاءالحق کو بھی یہی کچھ کہا گیا بلکہ ان حضرات کے مخالفین آج تک انہیں ایسا ہی کہتے ہیں۔ پاکستان میں اگر دیکھیں تو بہت سارے مذہبی لیڈر اپنے آپ کو کسی نہ کسی عظیم شخص کا کُتّا قرار دینے کو عاجزی خیال کرتے ہیں۔ بعض لوگ تو خود کو رسول خداﷺ کا کُتّا قرار دے کر کتّوں کی طرح بھونکتے ہیں۔ بعض لوگ کُتوں کی طرح چلتے اور بھونکتے بھی ہیں۔ پاکستان میں ایک کُتوں والی سرکار بھی ہے جہاں کُتّے

جلیبیوں اور دودھ کے علاوہ کسی چیز کو پسند نہیں کرتے ۔ پاکستان میں بسنے والے کُتوں کا اتنی عزت کے باوجود کام کے وقت نالائقی دکھانا نام نہاد مذہبی اور سیاسی لیڈروں کی مکمل نقل لگتا ہے۔

ایک لطیفہ ہے کہ ایک جاہل معتقد اپنے پیر کے پاس گیا ،اور کہا کہ قبلہ جی! علاقہ میں چوریاں بڑھ گئی ہیں ،سارا دن کام کے تھکے ہارے رات کو جاگ نہیں سکتے ،کوئی تعویز دی جائے ،کہ گائیں بکریاں باڑے میں چوروں سے محفوظ رہیں۔ پیر جی نے تعویز دے کر کہا ،کہ بابا یہ دروازے پہ باندھ لو،لیکن اچھے چوکیدار کُتّے کا بھی انتظام کرو۔ دنیوی اسباب اور حیلہ بھی ضروری ہے۔ جاہل نے پوری سادگی اور عقیدت سے کہا ،کہ قبلہ جی! ہمارے لیے تو دُعا اور تعویز بھی آپ اور حیلہ اسباب اور کُتّے بھی آپ! آپ کے ہوتے ہوئے ہم اور کوئی حیلہ اسباب کُتّا وُتّا کیوں رکھیں گے؟

کُتّے کو شہید اور رذیل سمجھنے والے مولانا فضل الرحمان پاکستان کی اُن چند شخصیات میں سے ایک ہیں جنہیں ہر حکومت سیاسی ہو یا غیر سیاسی اپنے اتنا قریب رکھتی کہ یک جان دو قالب دکھائی دیتے ہیں۔شاید اسی لئے ان کے مخالفین اور دوست ان پر پھبتی کسنے یا الزام لگانے سے باز نہیں آتے۔ان کے ایک ہنر کے متعلق مشہور کالم نگار عرفان صدیقی نے لکھا تھا کہ لندن کی گول میز کانفرنس میں جب میں نے مولانا (فضل الرحمان) سے کہا کہ ''آپ دن کو رات اور رات کو دن ثابت کرنے کا ہنر جانتے ہیں'' تو انہوں نے زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے میرے کندھے پر ہاتھ مارا اور کہا ''کمبخت! یہ کیوں نہیں کہتے کہ میں جھوٹ بولتا ہوں۔'' اسی طرح جب پرویز مشرف کے قتل کا فتویٰ لینے کے لئے طلال بگٹی نے ملک بھر سے علماء کو اکٹھا کیا اور فتویٰ لینے کے بعد اعلان کیا کہ ''علماء کے فتوے کے بعد مشرف کو مارنا فرض ہوگیا ہے''۔اس موقع پر نمائندہ اُمّت نے یہ سوال کیا کہ علماء کی کانفرنس میں جمیعت علمائے اسلام (ف) کا کوئی نمائندہ موجود نہیں تھا ،اسی طرح آپ کی آواز میں آواز ملانے والی (ن) لیگ کا کوئی رکن بھی وہاں دیکھنے میں نہیں آیا۔اس کا سبب؟ طلال بگٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ جے یو آئی کو ہم نے خود دعوت نہیں دی۔اسکی وجہ یہ تھی کہ مجھے کسی نے بتایا کہ آپ ۳۰ لاکھ روپے دے کر مولانا فضل الرحمان سے کوئی بھی فتویٰ لے سکتے ہیں۔میں نے سوچا کہ ایسی پارٹی کے نمائندے کو بلانا نہ صرف بیکار ہوگا بلکہ جو فتویٰ جاری کیا ،اسکی حیثیت بھی مشکوک ہوجائے گی۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ جے یو آئی (ف) اسلام کے نام پر لوگوں کو ٹھگ رہی ہے اور مال بنانے میں مصروف ہے۔ن لیگ کو دعوت دی گئی تھی۔لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالقادر بلوچ نے کانفرنس میں آنے کی یقین دہانی کرائی تھی۔مگر بعد میں انہوں نے بتایا کہ راجہ ظفر الحق نے روک دیا ہے۔راجہ ظفر الحق سے رابطہ کیا تو جواب ملا میں نے نہیں روکا ،عبدالقادر جھوٹ بولتا ہے۔'' اور مولانا سیّد منور حسن فرماتے

ہیں کہ مولانا (فضل الرحمان) بڑی جماعت کے سربراہ اور بادشاہ ہیں، جو بیان دیں وہ ان کا اختیار ہے، وہ صاف چھپتے بھی نہیں اور سامنے آتے بھی نہیں۔'' مولانا عبدالغفور حیدری نے فرمایا ہے کہ جناب مولانا نے خانہ کعبہ میں گڑگڑا کر دعا کی کہ ایم کیو ایم حکومت سے علیحدہ ہو جائے اور ایسا ہی ہوگیا۔۴ جنوری ۲۰۱۱ء میں حیدری صاحب نے اعلان کیا اور سات جنوری کو یوسف رضا گیلانی کی دعائیں رنگ لے آئیں اور ایم کیو ایم حکومت میں شامل ہوگئی۔ان واقعات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان کا کُتّے کو شہید کہنا اور ساتھ ہی رذیل بھی کہنا انہیں کا ہنر ہے۔

عالمی لیڈر

یونانی کہاوت ہے کہ جب اللہ کسی کو تباہ کرتا ہے تو پہلے ان کی ''مت'' مارتا ہے۔اور جس کی مت ماری جائے وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔موتمر عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری اور سابقہ وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق جن کا تعلق مسلم لیگ ن سے ہے ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ منجھے ہوئے سیاستدان ہیں اور ان کی زندگی کے ۵۰ برس مسلم لیگ کی خدمت کرتے ہوئے گزرے ہیں۔موتمر عالم اسلامی کے ۵ مرتبہ سیکرٹری جنرل منتخب ہو چکے ہیں۔موصوف کا ایک انٹرویو ۳ نومبر کو پی ٹی وی پر نشر ہوا تھا۔اس انٹرویو کو دیکھ اور سُن کر اندازہ ہوا کہ موصوف کی سوچ اور سیاسی بصیرت نہ ہونے کے برابر ہے۔جس طرح موتمر اسلامی اور او آئی سی کا نام ہی بڑا ہے کام نہ ہونے کے برابر۔ان تنظیموں کا کام مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنا یعنی مذہبی ،سیاسی ،تعلیمی اور معاشی طور پر مسلمانوں کو مدد مہیا کرنا ہے۔عالم اسلام کی حالت بتاتی ہے کہ یہ تنظیمیں صرف کھانے پینے اور فوٹو سیشن کے لئے بنائی گئی ہیں اور ان کے عہد دار بھی وہی ہیں جنہیں کسی کام کے لئے بھی ان فٹ سمجھا جاتا ہے۔اگر ان تنظیموں میں کام کرنے والے کسی کام کے ہوتے تو کم از کم فلسطین اور کشمیر کے مسئلے کو ہی حل کروا لیتے۔اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تھے تو عراق اور لیبیا کو ہی بربادی سے بچا لیتے۔اگر یہ بھی مشکل کام تھا تو مسلمان افریقی ممالک کی بھوک ہی ختم کر دیتے۔اور اگر یہ بھی ممکن نہیں تھا تو راجہ ظفر الحق اپنے ملک پاکستان کو فرقہ واریت سے ہی بچا لیتے۔ موصوف تو ضیاء الحق کے زمانے میں جب ''اسلامی نظام'' کا دور دورہ تھا پاکستان کے نا صرف مذہبی امور کے وزیر تھے بلکہ اطلاعات و نشریات کے بھی وزیر تھے اس کے علاوہ موتمر اسلامی کے جنرل سیکرٹری بھی تھے۔چونکہ موصوف کسی قابل نہیں تھے اسی لئے ضیاء الحق نے انہیں وزیر بنا دیا اگر دیکھا جائے تو ضیاء الحق کے سبھی حاشیہ نشین نالائق تھے۔اگر لائق ہوتے تو

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

کیا کلاشنکوف کلچر، ہیروئین اور فرقہ واریت جیسی نحوستوں کو پاکستانیوں کے گلے کا ہار بننے دیتے ۔ پھر ضیاء الحق کی باقیات سے کسی خیر کی توقع رکھنا بھی عبث ہے ۔ جب راجہ صاحب سے پوچھا گیا کہ مسلمان لیڈروں میں سے کس کو عالمی لیڈر سمجھتے ہیں تو راجہ جی نے جواب دیا کہ ضیاء الحق کو میں عالمی لیڈر مانتا ہوں ۔ اور عصر حاضر میں نواز شریف عالمی لیڈر ہیں اور مہاتیر محمد کو بھی کسی حد تک عالمی لیڈر کہا جا سکتا ہے ۔ مہاتیر محمد نے اپنی قوم کو خوشحالی، تعلیم اور طبی سہولتوں جیسے بنیادی فوائد پہنچائے اور سیاسی طور پر ملک کو مضبوط کرنے کے لئے جیتی ہوئی وزارت عظمیٰ کی کرسی چھوڑ دی اور سیاستدانوں کی تربیت کے لئے خود کو وقف کر دیا ۔ یقیناً انہیں عالمی لیڈر کہا جا سکتا ہے ۔ ضیاء الحق اور انکے ہاتھوں لگایا ہوا پودا یعنی نواز شریف عالمی لیڈر یہ صرف راجہ صاحب کے نہ سمجھے جانے والے ذہن کی اختراع ہے ۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ مجاں دیاں بھینا مجاں ہوندیاں نیں ۔ ایسا کہنا راجہ صاحب کی مجبوری ہے کہ وہ ان دونوں کے ہم رنگ ہیں ۔ راجہ صاحب اپنی پچاس سالہ سیاسی زندگی میں تین مرتبہ وزیر بنے دو مرتبہ ضیاء الحق کی آمریت کے کالے سائے میں ۔ اور تیسری مرتبہ ضیاء الحق کے جانشین نواز شریف نے بھی انہیں وزارت مذہبی امور کا وزیر بنایا ۔ دو سال بعد ہی جنرل پرویز مشرف نے نواز شریف حکومت کو مختلف جرائم گنا کر گھر بھیج دیا اور نواز شریف کو جیل ۔ کہہ سکتے ہیں آمر کی گود میں پلنے والے کو آمر نے دبوچ لیا ۔ پہلی بار راجہ جی وزیر مذہبی امور جس زمانے میں بنے تھے وہ پاکستان کی سیاسی زندگی کے سیاہ ترین دن تھے ۔ یہی وہ دور تھا جب مسلمانوں کو آپس میں لڑانے اور مذہبی طور پر ایک دوسرے کو کافر کہنے کے رجحان کو بڑھاوا ملا، برادری ازم میں اضافہ ہوا، کلاشنکوف کلچر متعارف ہوا اور ہیروئین کے نشے نے گھروں میں صف ماتم بچھا دی ۔ یہی وہ دور ہے جب منحوس سانپوں کی فصل کاشت کی گئی، جس میں اُگنے والے ناگ پاکستانیوں کو دن رات ڈس رہے ہیں ۔ راجہ جی کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان ناگوں کے ڈسے مر جاتے ہیں اور زندہ رہنے والے ایسی بھیانک سوغات دینے والوں پر دن رات لعنتیں بھیجتے ہیں ۔ نواز شریف جیسے کرپٹ لیڈر کو عالمی لیڈر کہنا اوّل درجے کی حماقت ہے ۔ نواز شریف ایسے لیڈر ہیں جن کی دو حکومتیں کرپشن اور بدعنوانی کے سیلاب میں ڈوب چکی ہیں ۔ زرداری صاحب جو دس پرسنٹ کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں وہ بھی نواز شریف سے اس لحاظ سے بہتر لیڈر رہیں کہ ان کی حکومت نے پانچ سال مکمل کئے ۔ اور نواز شریف کی شاید تین حکومتیں مل کر بھی پانچ سال مکمل نہ کر سکیں ۔ راجہ صاحب کو چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کرپٹ سیاست دانوں سے عوام کو نجات دے اور پاک سرزمین کو نیک اور عوام دوست عالمی لیڈر عطا کرے ۔

یہ رسالہ ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی زیر نگرانی شائع کیا جا رہا ہے

عمران خان کی غیرت

موت کے خوف سے ہر آنکھ ہے پتھرائی ہوئی
مُنصفِ شہر کی قاتل سے شناسائی ہوئی

عمران خان جسے عوام نے اپنا نجات دہندہ سمجھ کر ووٹوں کے ہار پہنائے تھے وہ امریکی نوٹوں کے سحر میں گرفتار ہو کر عزت و غیرت کی تعریف بھول چکے ہیں ۔ حکیم اللہ محسود کی ہلاکت پر اس قدر سیخ پا ہوئے ہیں کہ امریکیوں کے خلاف نفرت انگیز بیان امریکی ڈالروں کے ڈھیر پر بیٹھ کر دے رہے ہیں اور امریکہ میں اسد عمر طالبان سے اپنی نفرت کا اظہار کر رہے ہیں ۔ عمران خان امریکی ایڈ بھی لے رہے ہیں اور نیٹو سپلائی روکنے کی بھی بات کر رہے ہیں ۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے دو کشتیوں کا سوار بے وقوف کہلاتا ہے ۔ عرف عام میں عمران کی پالیسی کو دوغلی پالیسی سمجھا جا رہا ہے ۔ عمران خان کہتے ہیں کہ امریکی ڈرون حملے ہماری غیرت پر حملہ ہیں ۔ ہم یقیناً ان کے موقف کی تائید میں لکھتے اگر وہ غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے امریکی ایڈ کو ٹھوکر مار کر امریکہ سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ۔ عمران خان اگر یہ نعرہ لگائیں گھاس کھائیں گے امریکی ڈرون گرائیں گے تو کچھ بات بنتی ہے ۔ امریکی ڈالروں سے پیٹ بھر کر نیٹو سپلائی بند کرنے جیسے بد بودار ڈرامے قابل قبول نہیں ہیں ۔ (یقیناً ڈرون اور بُرے طالبان پاکستانیوں کی غیرت پر حملہ آور ہیں) عمران خان اپنے انتخابی جلسوں اور ٹی وی پروگراموں میں بڑے جلال سے پڑھا کرتے تھے

اے طائر لا ہوتی اُس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو ، پرواز میں کوتاہی

۹ نومبر کو دی نیوز میں ایک خبر چھپی ہے کہ پاکستان میں جاری یو ایس ایڈ منصوبوں کی لاگت ۱۸۷ ارب روپے ہے ۔ صرف خیبر پختونخواہ کے حصے میں ۵۰ ارب اور باقی پاکستان کے لئے ۱۳۷ ارب روپے مختص ہیں ۔ ۲۵ کروڑ ڈالر کے ملٹی ڈونر ٹرسٹ سے خیبر پختونخواہ کو بھی خطیر رقم دی گئی ہے ۔ گورنس سپورٹ فنڈ کے لئے ۶۰ لاکھ ڈالر فراہم کئے گئے ہیں سڑکوں کی مرمت کے لئے ۶۰ لاکھ ڈالر مل رہے ہیں صحت کی سہولتوں کے لئے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر مختص ہیں ۔

منور حسن نے پچاس ہزار پاکستانی شہیدوں کو غیر شہید اور حکیم اللہ محسود کو شہید قرار دے دیا اور اقوام عالم میں بسنے والے پاکستانیوں کا شدید ردعمل سامنے آیا مگر عمران خان نے گونگی شرافت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے ۔ شاید طالبان کے

خوف نے یا منور حسن کی چاہت نے انہیں مجبور کر دیا ہے کہ پاکستانی عوام اور فوج کی قربانیوں کو نظر انداز کر دیا جائے اور سوئی ہوئی غیرت کو نہ جگایا جائے۔عمران خان اور چوہدری نثار تسلسل سے فرما رہے ہیں کہ حکیم اللہ محسود کی موت نے طالبان کے ساتھ مذاکرات کی راہ بند کر دی ہے مذاکرات کے لئے طالبان کو آمادہ کرنے میں اب لمبا وقت لگے گا ۔ان کا ایسا کہنا پاک آرمی اور عوام کی توہین کے زمرے میں آتا ہے۔پاک آرمی کے فوجی افسران اور پاکستان کی مسجدوں، گرجا گھروں اور بازاروں میں معصوم بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کے خون سے بیشک ہولی کھیلی جائے ، مذاکرات کے لئے میدان صاف دکھائی دیتا ہے اور یونہی طالبان کا ایک بندہ اور بندہ بھی وہ جس کے سر کی قیمت پچاس لاکھ روپے اور پانچ کروڑ ڈالر مقرر تھی اس کے مرنے کے بعد شور ڈالنا کہ مذاکرات ہونے جا رہے تھے حکیم اللہ محسود کی موت سے مذاکرات کھٹائی میں پڑ گئے ، بے ہودہ شور کے سوا کچھ نہیں۔اس طرح تو طالبان باغیرت ثابت ہوتے ہیں اور معصوم پاکستانیوں کی لاشوں پر بیٹھ کر مذاکرات کا راگ الاپنے والے بے غیرت سمجھے جائیں گے۔

پیسے کی سیاہ چھاؤں میں بسنے والو　　　آہِ مظلوم پہ دن رات ہنسنے والو
اِک روز مکافاتِ عمل دیکھو گے　　　کہ ہر روز ظلم پہ کسنے والو

شہید کون؟

۱۹۸۸ء میں پنجاب اسمبلی کے بجٹ سیشن میں ملک امان اللہ نے اپنی تقریر کے دوران بھٹو کے لئے ''شہید'' کا لفظ استعمال کیا تو سرکاری بنچوں سے ایک رکن نے پوائنٹ آف آرڈر پر اس بات کی نشاندہی کی کہ بھٹو کو عدالتوں نے سزائے موت دی تھی اس لئے ''شہید'' نہیں کہلا سکتے۔اس پر ملک امان اللہ نے اس رکن اسمبلی کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے ''شہید'' کو تو اُن کے اپنے جسم اور چہرے کے ساتھ نہلا کر سپرد خاک کیا گیا تھا لیکن آپ کے ''شہید'' کا تو چہرہ تک نہیں مل سکا۔اس سوال کا جواب کوئی مفتی ہی دے سکتا ہے کہ بھٹو شہید ہیں یا ضیاء الحق۔ایک اور سوال بھی پیدا ہو گیا ہے کہ جس کا جسم نہ ملے کیا وہ شہید ہو سکتا ہے یا نہیں۔نواب اکبر بگٹی شہید تھے یا اُن کے ساتھ مرنے والے چار فوجی اہلکار شہید تھے یہ طے ہونا بھی ابھی باقی ہے۔ابھی ان سوالات کے جوابات کی قوم منتظر تھی کہ سلیم صافی صاحب نے منور حسن سے پوچھ لیا کہ طالبان شہید ہیں یا طالبان کے حملوں میں مرنے والے شہید ہیں۔

سیّد منور حسن نے کہا ہے کہ حکیم اللہ محسود میری نظر میں شہید ہے۔سلیم صافی نے منور حسن یہ سوال پوچھا

کہ جو پاکستانی فوجی تحریک طالبان کے خلاف لڑتے ہوئے مر رہے ہیں، اُن کو شہید سمجھا جائے یا نہیں؟ اُن کا جواب تھا کہ یہی تو مشکل ہے، میں ذرا اس سے آگے بڑھ کر بات کرتا ہوں کہ اس علاقے کے اندر لڑنے والا امریکی مرتا ہے تو ہم سب کے نزدیک شہید نہیں ہوتا، اس اعتبار سے جو اس امریکی فوج کا ساتھ دیتا ہے مقاصد کو پورا کرتا ہے اور امریکہ کی ڈکٹیشن اور ڈومور پر عمل کرتا ہے، میرے نزدیک تو سوالیہ نشان کھڑا کر دیتا ہے کہ امریکی مرے تو ذلت کی موت مرے گا اور اس کا ساتھ دینے والا اور اس کی سپورٹ کرنے والا ، انٹیلی جنس سپورٹ کرنے والا اور ہمنوائی کرنے والا ، وہ کیسے شہید ہو سکتا ہے۔میرے ذہن میں سوال موجود ہے کوئی مفتی صاحب ملے ،آج تو آپ مل گئے ہیں تو آپ سے ہی سوال کر لیتا ہوں کہ وہ کیسے شہید ہو گا ؟ امریکی شہید نہیں ہے تو اس کا ساتھ دینے والا بھی شہید نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ دونوں ایک ہی مقاصد، ایک ہی اہداف کیلئے وہ کام کر رہے ہیں۔

منور حسن کے اس بیان نے طالبان کی دہشت گردانہ کاروائیوں کا شکار ہونے والے معصوم عوام اور فوجی جوانوں کی لاشیں اُٹھانے والے پچاس ہزار سے زیادہ خاندانوں اور باغیور عوام میں بھی غم وغصہ کی لہر دوڑا دی ہے۔اور فوجی قیادت کو بھی یہ کہنا پڑا ہے کہ منور حسن فوری طور پر غیر مشروط طور پر فوراً معافی مانگیں اور اپنی پوزیشن کو واضح کریں۔اس کے جواب میں منور حسن نے کہا ہے کہ فوج سیاسی معاملات میں مداخلت سے باز رہے گویا معصوم ومظلوم عوام کے قیمتی خون کو سیاست گری کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔مولانا حالی نے کہا تھا؏

بڑھے جس سے نفرت وہ تحریر کرنی　　　جگر جس سے شق ہو وہ تقریر کرنی
گناہگار بندوں کی تحقیر کرنی　　　مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
یہ ہے ہمارے عالموں کا طریقہ　　　یہ ہے ہمارے ہادیوں کا سلیقہ

حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ عوام کے ووٹوں سے اقتدار کی کرسی پر براجمان نواز شریف اور عمران خان نے شہیدوں کے خون کو ارزاں سمجھتے ہوئے منور حسن کے دل آزار موقف پر ایک لفظ کہنا بھی گوارہ نہیں کیا۔یوں دکھائی دیتا ہے کہ مسلم لیگ نون اور پی۔ٹی۔آئی طالبان کے دائیں اور بائیں بازو بن چکے ہیں اور جماعت اسلامی وجمیعت علمائے اسلام ف طالبان کی ترجمان جماعتیں بن چکی ہیں۔کلین شیو عمران خان اور نواز شریف کے اندر کا نام نہاد لمبی داڑھی والا مولوی پوری طرح بیدار ہو چکا ہے۔

یاد رہے حکیم اللہ محسود کے سر کی قیمت پاکستان نے ۵۰ لاکھ روپے اور امریکہ نے ۵ کروڑ ڈالر مقرر کر رکھی

تھی۔حکیم اللہ محسود پاکستان میں دہشتگردانہ کاروائیوں میں ہزاروں بے گناہ پاکستانیوں کا قاتل بتایا جاتا ہے۔دُنیا جانتی ہے کہ ان پاکستانی طالبان نے پاکستان میں خونی کھیل کھیلتے ہوئے ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والوں اور اقلیتوں کی معصوم زندگیوں کو اجیرن کر رکھا ہے۔دہشت گردوں نے ایسا فتنہ وفساد برپا کیا ہے کہ فوج بھی ان کو قابو کرنے میں ناکام ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔اوران کی حمایت کرنے والے بھی جو کبھی روس مردہ باد امریکہ زندہ باد کہتے تھے اب طالبان زندہ باد اور امریکہ مردہ باد اور امریکہ کا جو یار ہے وہ غدار ہے کہتے سُنائی دیتے ہیں۔حکومت چاہتی ہے کہ طالبان سے مذاکرات کئے جائیں اور طالبان معصوم زندگیوں کے چراغ بھی گُل کر رہے ہیں اور مذاکرات سے بھی بدکتے ہیں۔ ایسے فتنہ انگیزوں سے صلح کی امید رکھنا حماقت ہی ہوگی۔کاش منور حسن،حکومتی اداروں اور طالبان نے قرآن اور سُنّت کا مطالعہ کیا ہوتا تو کبھی بھی نہ فساد وقتل کرتے ،نہ فسادیوں اور قاتلوں کے حمائتی بنتے اور نہ دہشت گردوں سے مذاکرات کرتے۔قاتلوں اور فسادیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِسی بناء پر ہم نے بنی اسرائیل پر یہ فرض کر دیا کہ جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔اور جس نے اُسے زندہ رکھا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو زندہ کر دیا اور یقیناً اُن کے پاس ہمارے رسول کھلے کھلے نشانات لے کر آ چکے ہیں پھر اِس کے بعد بھی اِن میں سے کثیر لوگ زمین میں حد سے تجاوز کرتے ہیں۔(سورۃ المائدۃ آیت ۳۳) اور جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اُس کی سزا جہنم ہے،وہ اُس میں لمبا عرصہ رہنے والا ہے،اور اللہ اس پر غضبناک ہوا اور اُس پر لعنت کی،اور اُس نے اُس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔(سورۃ النساء آیت ۹۴) اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے۔اور فتنہ قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیات ۱۹۲۔۲۱۸) یقیناً اُن لوگوں کی جزا جو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں یہ ہے کہ انہیں سختی سے قتل کیا جائے یا دار پر چڑھایا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں یا انہیں دیس نکالا دے دیا جائے۔یہ اِن کے لیے دُنیا میں ذلّت اور رُسوائی کا سامان ہے اور آخرت میں تو اُن کے لیے بڑا عذاب (مقدر) ہے۔(سورۃ المائدۃ آیت ۳۴) اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پختگی سے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اُسے قطع کرتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حُکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور اُن کے لیے بدتر گھر ہوگا۔ (سورۃ الرّعد آیت ۲۶)

ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں: جو قوم ہدایت سے ہٹ کر گُمراہ ہو جاتی ہے اُسے

جھگڑا دے دیا جاتا ہے۔(مسند احمد،ترمذی،ابن ماجہ اور مستدرک حاکم) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''تمام آدمیوں میں سب سے زیادہ نفرت اور عداوت اللہ تعالیٰ کو اُس آدمی سے ہے جو بڑا جھگڑالو ہو۔'' (بخاری جلد ا پارہ ۹ صفحہ ۵۵۲ قصاص کا بیان،ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ حدیث ۸۳۵ سورۃ البقرہ کی تفسیر) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے جان و مال کو کوئی خطرہ نہ ہو۔ (ترمذی)

پیشوا ہومیو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیرِ نگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کر رہا ہے۔آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں, یا خط لکھیں، براہ راست جواب کے لئے جوابی لفافہ بھیجئے۔اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔(تمام ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک: روزانہ 13.00 PM تا 17.30 PM بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM

2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ Tel.020.36747909

کوئی پھول لے کے گلاب کا میرے پاس آنا کبھی کبھی
مجھے یاد کر کے اے جانِ جاں یہ غزل سنانا کبھی کبھی
کرو مجھ سے عہد وفا کہ تم ، مجھے یاد رکھو گے عمر بھر
مگر رسمِ دُنیا کے واسطے مجھے بھول جانا کبھی کبھی
کوئی شام آئے اداس سی، لگے بارشوں میں جو پیاس سی
جسے گنگناتا تھا میں کبھی، وہی گیت گانا کبھی کبھی
مری چاہتوں کے حصار میں جو کھلے تھے فصلِ بہار میں
مرے ٹُوٹے پھوٹے مزار پہ وہی پھول لانا کبھی کبھی
جہاں دور دور نہیں تھا غم جہاں ساتھ ساتھ چلے تھے ہم
انہیں وادیوں کی فضاؤں میں تو مجھے بلانا کبھی کبھی
میری ذات تجھ میں تھی گمشدہ مجھے یاد کوئی کرے گا کیا
میں بنا تھا تیرے ہی واسطے میرے پاس آنا کبھی کبھی

مبارک صدیقی سروشؔ

ترے حُسن کا دَور دَورا رہے گا
نہ میرا یہ جوشِ تمنّا رہے گا
مگر سالہا سال بعدِ فنا بھی
زمانے میں دونوں کا چرچہ رہے گا
نہ سرمایہ داروں کی نخوت رہے گی
نہ حکّام کا جورِ بے جا رہے گا

زمانہ وہ جلد آنے والا ہے جس میں — کسی کا نہ محنت پہ دعویٰ رہے گا
یہ سب لے کے (مال ودل وجان وایماں) — ترا پھر بھی ہم پر تقاضا رہے گا
جو مٹ جائے گا ہو کے خاک اس گلی کی — وہ اچھا رہا ہے اور اچھا رہے گا
اسے کیا ہو پروائے محشر، جو تیرا — بدستور محوِ تماشہ رہے گا
وہ حسن و محبت میں یکساں ہے کامل — وہ دونوں کی آنکھوں کا تارا رہے گا
ترے عشق میں دعوئے صبرِ حسرت — ابھی تک بھلا کیا رہا کیا رہے گا

کیا آپ جانتے ہیں؟

چاند زمین سے دو لاکھ چالیس ہزار میل دور ہے۔ ہماری زمین کی کششِ ثقل چاند سے چھ گنا زیادہ ہے۔ (فضا میں اچھالے ہوئے بال کو زمین پر واپس گرنے میں اگر پندرہ سیکنڈ لگتے ہیں تو چاند پر واپس گرنے میں نوے سیکنڈ لگیں گے۔) چاند کی فضا کسی بھی قسم کی گیس سے پاک ہے۔ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ کسی زمانے میں چاند پر پانی اور ہوا موجود تھے لیکن قدرت نے اسے بالکل بنجر کر دیا۔ چاند کی عمر زمین کی عمر سے کہیں زیادہ ہے۔ چاند کی روشنی ہماری زمین تک 1.1/2 سیکنڈ میں اور سورج کی روشنی 8.1/4 سیکنڈ میں پہنچتی ہے۔ چاند پر قدم رکھنے والا پہلا انسان نیل آرمسٹرانگ تھا اس نے ۲۰ جولائی ۱۹۶۹ء کو چاند پر قدم رکھا خلائی جہاز اپالو ۱۱ کے ذریعے چاند تک پہنچنے والے آرمسٹرانگ، کولن اور آلڈرن تھے۔ چاند کی مٹی کا رنگ سُرمئی ہے۔ چاند کا قطر 2163 میل ہے

دُنیا

(دُنیا) تجھ سے ظاہر کرتی ہے کہ تیرے ساتھ وفا کرے گی اور کسی کے پاس نہ جائے گی اور دفعۃً تجھے چھوڑ کر تیرے دُشمن کے پاس چلی جاتی ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ وہ گویا آوارہ اور مفسد رنڈی ہے مردوں کو لبھاتی ہے کہ اپنا عاشق بناتی ہے تب اپنے گھر لے جاتی ہے اور موت کا مزہ چکھاتی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے مکاشفہ میں دُنیا کو بڑھیا عورت کی صورت پر دیکھا۔ پوچھا کہ تُو نے کتنے خاوند کئے کہا کہ اس کثرت سے کہ گنتی میں نہیں آ سکتے پوچھا مَر گئے یا طلاق دی کہا نہیں میں نے سبھوں کو مار ڈالا ۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ ان احمقوں سے کہ دیکھتے ہیں کہ اوروں کے ساتھ تُو نے کیا کیا اور پھر تیری رغبت کرتے ہیں عبرت نہیں کرتے۔ (امام غزالی)

بربطِ دِل کے تار ٹوٹ گئے
ہیں زمیں بوس راحتوں کے محل
مٹ گئے قصہ ہائے فکر و عمل

بزمِ ہستی کے جام پھوٹ گئے
چھن گیا کیف کوثر و تسنیم
زحمتِ گریہ و بکا بے سود
شکوہ بخت نارسا بے سود
ہو چکا ختم رحمتوں کا نزول
بند ہے مُدّتوں سے بابِ قبول
بے نیاز دعا ہے ربِّ کریم

فیض احمد فیض

RH DREAM PHOTOGRAPHY

- Professional Photography
- Cinematic Videography
- Photoshoot Indoor/Outdoor
- Video/Photo Editing

آر ایچ ڈریم فوٹوگرافی

با اعتماد اور با کمال سروس ہمارا نصب العین ہے

Tel. 020 86 3674 7909
Mob. 07792998973 & 07428558809
Facebook/rhdreamphotography
2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ

Peshwa is a non.profit organisationseeking to deliver a wheechair to every child,teen and adult who needs one.

RH Dream Weddings Tel: 020 3674 7909 - Mob: 077 9299 8973

RH CATERERS

Our Chefs are dedicated to creating Authentic Dishes. Our Menus offer a wide variety of dishes originating from all parts of the Indian & Pakistani Sub Continent. We Can Offer a range of Catering Options such as a sit down Silver Service, a simple Buffet, Multi dish or Karahi Stand service.
We are able to cater for any number of guests & our specialized MENUS can be accommodated in any Venue and any budget. A bespoke tailor made Menu can be made upon request.

The Complete Catering & wedding package consists of all the necessaries ensuring that you will have the most successful event:
Our Gold package includes:

- Authentic Asian Catering
- Welcome Drinks Reception (Exotic Fresh Juices)
- Unlimited Soft Drinks & Juices Throughout the day
- Cutlery Crockery & Glassware
- Linen Tablecloths & Napkins
- Professional Uniformed Waitress Staff
- Event Manager & Wedding coordinator
- All Serving Utensils
- Chefs onsite
- Kitchen Staff & Porters
- Complete Peace of Mind...

For further assistance please contact, Tel: 020 3674 7909 - Mob: 077 9299 8973
2 London Road, SM4 5BQ, Morden, London

ملین مارچ کی برسی

کینیڈین شہریت رکھنے والے پاکستانی مولانا جناب طاہر القادری کو جو لوگ نہیں جانتے تھے وہ بھی اسلام آباد میں سخت سردی میں چار دن تک ہونے والے پرامن مظاہرے کے بعد ان کو کبھی بھلا نہ پائیں گے۔اس مارچ کو جسے ملین مین مارچ کا نام دیا گیا تھا اس میں دس ہزار سے زائد افراد شریک ہوئے تھے۔ایک برس پہلے دسمبر کے مہینے میں جب کینیڈا میں سردی زوروں پر ہوتی ہے مولانا کافی عرصہ کے بعد پاکستان میں تشریف لائے اور دیکھتے ہی دیکھتے سیاسی اور مذہبی ماحول کو گرما دیا۔پاکستانی قوم کے شعور کو بیدار کرنے اور انقلاب کا راستہ بنانے کی غرض سے کی گئی اُن کی تقریریں اور ٹی وی ٹاک شو میں کی گئی اُن کی گفتگو سے عوام نے تو کیا بیدار ہونا تھا سیاست دانوں کو ایسا بیدار کر دیا کہ وہ ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئے۔یہی نہیں بلکہ عدالت نے بھی کہہ دیا کہ ان کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔آخر کار عوام کے ایک ارب روپے ضائع کرنے کے بعد انہیں واپس کینیڈا جانے میں ہی عافیت دکھائی دی۔مگر جاتے جاتے کہہ گئے کہ انتخابات کے بعد حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔(یہ بات چھابڑی والا بھی جانتا تھا)

آپ نے ۱۹۸۹ء میں عوامی تحریک کے نام سے سیاسی پارٹی بنائی۔قادری صاحب نے ۱۹۹۰ء کا الیکشن لڑا تھا مگر ہار گئے تھے ۲۰۰۲ء میں ہونے والے عام انتخابات میں این اے ۵۱ گوجر خان سے راجہ پرویز اشرف نے ۶۱ ۸۱۷ ووٹ حاصل کیے۔طاہر القادری ایک ہزار ووٹ بھی حاصل نہ کر سکے تھے۔تمام دھما چوکڑی کے نتیجے میں عوامی تحریک کو ۲۰۰۲ء کے انتخابات میں صرف ایک سیٹ حاصل ہوئی تھی جو طاہر القادری نے جیتی تھی۔جس کے متعلق تجزیہ کاروں کا دعویٰ ہے کہ این اے ۱۲۷ لاہور کی سیٹ طاہر القادری نے فوج کی مدد سے معمولی فرق سے جیتی تھی۔اپنے آبائی علاقے این اے ۸۹ جھنگ سے بھی طاہر القادری شکست کھا گئے تھے۔ ۲۰۰۳ء میں آمریت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے قومی اسمبلی کی یہ نشست چھوڑ دی تھی۔ ۲۰۰۷ء میں کینیڈین شہریت حاصل کر لی۔پاکستان میں جلالی تقریروں کے بعد شیخ صاحب کے متعلق سیاستدانوں کی رائے بدلنا تو سمجھ میں آتا ہے مگر جج صاحبان، تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کی طرف سے ان پر پھبتیاں کسنا بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔قارئین آپ بھی انکے متعلق درج ذیل آراء پڑھیئے اور سوچیئے۔

نواز شریف ان کے متعلق فرماتے ہیں کہ قوم کو درآمد شدہ شعبدہ بازوں کی ضرورت نہیں۔نواز شریف نے یہ بھی کہا ہے کہ شیخ الاسلام طاہر القادری انتخابات میں خلل ڈالنے کے لیے اچانک نازل ہوئے۔انہوں نے کہا جب سندھ

اور پنجاب کے عوام سیلاب سے دوچار تھے آپ ان کی مدد کو کیوں نہیں آئے؟ اسلام کے نام پر پیسہ مانگنا اور اسے لانگ مارچ پر خرچ کرنا کہاں کا اسلام ہے؟ طاہر القادری کو جھوٹا ثابت کرنے کے کے لیے کہا کہ ناموس رسالت کے بیانات میں تضاد کی ویڈیو مارکیٹ (یوٹیوب پر بھی) میں موجود ہے۔ طلال بگٹی نے کہا کہ طاہر القادری کا ایجنڈا ملک دُشمن ہے۔ جے۔ یو۔ پی (نورانی) کے سیکرٹری جنرل قاری زوار بہادر نے کہا ہے کہ طاہر القادری دُنیا کے جھوٹے ترین شخص ہیں۔ مولانا فضل الرحمان کہتے ہیں کہ سیاست کے بغیر ریاست بچانے کا فلسفہ ہی غلط ہے۔ طاہر القادری کے حلف اُٹھانے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں، نہ جانے ان کے پیچھے کون ہے اور وہ کس کا کھیل کھیل رہے ہیں۔ ایک ناکام سیاسی شخص نہ جانے کس کی ایماء پر سرگرم ہوا ہے، اس بارے میں تحقیقات ہونی چاہیے۔

انگلینڈ میں دو درجن سے زیادہ مولویوں نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ طاہر القادری، معین قریشی کی طرح ملک کو تباہی اور خانہ جنگی کی طرف لے جا کر ملک سے بھاگ جائیں گے۔ (ایسا ہی ہوا)

عرفان احمد کہتے ہیں کہ چودہ جنوری کو اسلام آباد کی طرف گامزن ہوتے انقلاب کو ’’انقلاب تاج برطانیہ‘‘ کا نام دینا چاہیے اور اس انقلاب کے پھریرے لہرانے والے اور اسلام آباد کو طوفان نوح سے ہمکنار کرنے کے دو ہی بڑے انقلابی سامنے آئے ہیں اور اتفاق کی بات ہے کہ دونوں کی حلفیہ وفاداریاں ملکہ برطانیہ کی زلف گرہ گیر سے بندھی ہیں۔ عرفان صدیقی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ دلیل کی دھار کند ہو جائے تو تاویل کی باری آتی ہے۔ کینیڈا کے حضرت شیخ الاسلام اسی آزار سے دوچار ہیں۔ ابتدا سے ہی ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی۔ زندگی بھر خوابوں، تعبیروں اور بشارتوں کا جھولا جھولنے کے عادی شیخ السلام کے من میں کیا آئی کہ پیپلز پارٹی کے پانچ سالہ عہد اقتدار میں مراقبہ کی حالت میں رہنے کے بعد جب الیکشن قریب ہیں پاکستان پہنچ گئے۔ جناب سلیم صافی صاحب فرماتے ہیں کہ (طاہر القادری) چاہیں تو دن کو رات اور رات کو دن ثابت کر سکتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اپنے حالیہ مشن کے حوالے سے ان کا دل زبان کا رفیق نظر نہیں آتا۔ دلیل وہ دے دیتے ہیں لیکن وہ دل کو اپیل نہیں کرتا، لائحہ عمل سامنے رکھ دیتے ہیں لیکن قابل عمل نظر نہیں آتا۔ جناب عطا الحق قاسمی، طاہر القادری کے متعلق فرماتے ہیں کہ میری اُلجھن یہ ہے کہ ’’شیخ الاسلام‘‘ لکھتے وقت یہ مسئلہ میرے سامنے آن کھڑا ہوتا ہے کہ ابھی تک عالم اسلام تو کیا خود پاکستان کے کسی بھی مسلک کے علماء نے انہیں ’’شیخ الاسلام‘‘ تسلیم نہیں کیا۔ ’’پروفیسر‘‘ لکھتے وقت یہ اُلجھن درپیش ہوتی ہے کہ انھوں نے کالج میں بطور لیکچرار پڑھایا ضرور ہے مگر وہ ’’پروفیسر‘‘ کے منصب تک نہیں پہنچ سکے تھے۔ ان کے نام کے ساتھ ’’ڈاکٹر‘‘ لکھتے وقت یہ فکر لاحق ہو جاتی ہے کہ

کہیں کچھ لوگ انہیں ہومیوڈاکٹر نہ سمجھ لیں یا وہ اشتہاری ڈاکٹر جن کے پاس میٹرک کی سند بھی نہیں ہوتی۔ بقول ان کے یورپ میں انہوں نے مسیحائی کی دھومیں مچا رکھی ہیں۔ ’’مولانا‘‘ لکھنے میں بھی ایک قباحت ہے۔ ایک دفعہ ان کے ایک معتقد نے ایک بہت بڑے بینر پر دیگر تمام القابات کے ساتھ ’’مولانا‘‘ بھی لکھ دیا تھا، طاہر القادری صاحب کا ادھر سے گزر ہوا، ان کی نظر اس بینر پر پڑی، ڈرائیور کو گاڑی روکنے کے لیے کہا اور اپنے اس معتقد کو سخت جھاڑ پلاتے ہوئے اسے ہدایت کی کہ آئندہ میرے نام کے ساتھ ’’مولانا‘‘ نہ لکھا جائے۔ شاید علامہ صاحب کا خدشہ ہو کہ کہیں لوگ ’’مولانا‘‘ کے لفظ سے انہیں بھی مولانا رومؒ کی سطح پر نہ لے آئیں۔ ’’علامہ‘‘ کہنے میں بھی ایک قباحت ہے وہ یہ کہ ’’علامہ‘‘ ایم۔ اے اور پی۔ ایچ۔ ڈی کی طرح ایک دینی ڈگری تھی جو گھر بیٹھے بٹھائے نہیں مل جاتی بلکہ کسی زمانے میں اس کے لیے باقاعدہ امتحان دینا پڑتا تھا لیکن یہ معمولی بات ہے کیونکہ میں صدق دل سے محسوس کرتا ہوں کہ طاہر القادری دینی مدارس کے ہزاروں فارغ التحصیل علماء سے کہیں بڑھ کر عالم ہیں۔ علامہ کہلانے کے لیے انہیں کسی ڈگری کی ضرورت نہیں اور یوں ان کے نام کے ساتھ ’’علامہ‘‘ کا لقب پھبتا ہے۔ میرے نزدیک علامہ صاحب قوم کا قیمتی اثاثہ ہیں اگرچہ وہ پاکستان اور کینیڈا کے بیک وقت وفادار ہیں، اس انوکھی وفاداری ’’دہری شہریت کہا جاتا ہے جب کہ میرے ذہن کے مطابق یہ دہری نہیں ’’دوغلی شہریت‘‘ ہے۔ تاہم یہاں میں علامہ صاحب کے احترام میں یہ ترکیب استعمال نہیں کروں گا۔

برمنگھم میں جناب ہمراز احسن صاحب نے ایک باریش شخص سے دریافت کیا کہ جناب کا کاروبار کیا ہے؟ تو اُن کے ہمراہ آیا ہوا ایک نوجوان بولا، ’’ان کی دو مسجدیں ہیں اور دونوں لمیٹڈ کمپنی کے طور پر رجسٹر ہیں۔ ٹرسٹ یا چیرٹی کا کوئی جھگڑا نہیں۔

ریتک روشن کی سائنس فکشن مووی، کرش تھری نے کنگ خان کی فلم، چنائے ایکسپریس کا ریکارڈ توڑ کر بالی وڈ کی سب سے زیادہ کمانے والی فلم کا اعزاز حاصل کرلیا۔ کرش تھری دو ہفتوں میں دوسو اٹھائیس کروڑ سے زائد کا بزنس کر چکی ہے۔ چنائے ایکسپریس نے دوسو چھبیس کروڑ کا بزنس کیا تھا۔

نشہ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا
سر پہ شیطان کے یاں اور بھی شیطان چڑھا

خوشخبری

ہومیوفزیشن محترم رانا محمد حسن صاحب کی کتاب ''**خزینۃ الشفاء**'' کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔اس کتاب کے تین سو ستر صفحات میں تقریباً تمام بیماریوں کا ہومیو پیتھک علاج بیان کیا گیا ہے۔اسی طرح خواتین کیلئے ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب ''**امراضِ خواتین**'' بھی شائع ہو چکی ہے۔اس کتاب میں خواتین کے مخصوص امراض اور اُن کا ہومیو پیتھک علاج تجویز کیا گیا ہے۔کتب کے حصول کیلئے فون کریں۔

موصوف کی دیگر تصنیفات علماءِ سُو، وارثانِ ابوجہل اور سائبان بھی دستیاب ہیں۔

Tel.020.36747909.Mob.07792998973 E-mail.peshwaltd@gmail.com

فقیہ اور فریسی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگردوں کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

فقیہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں۔وہ ایسے بھاری بوجھ جن کو اُٹھانا مشکل ہے باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھتے ہیں مگر آپ ان کو اپنی انگلی سے بھی ہلانا نہیں چاہتے۔وہ اپنے سب کام لوگوں کو دکھانے کو کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے تعویز بڑے بناتے اور اپنی پوشاک کے کنارے چوڑے رکھتے ہیں۔اور ضیافتوں میں صدر نشینی اور عبادت خانوں میں اعلیٰ درجہ کی کُرسیاں۔اور بازاروں میں سلام اور آدمیوں سے ربّی کہلانا پسند کرتے ہیں۔مگر تم ربّی نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا استاد ایک ہی ہے اور تم سب بھائی ہو۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ آسمان کی بادشاہی لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخل ہوتے ہو اور نہ داخل ہونے والوں کو داخل ہونے دیتے ہو۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ تم بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہو اور دکھاوے کے لیے نماز کو طُول دیتے ہو۔تمہیں زیادہ سزا ہوگی۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ ایک مرید کرنے کے لیے تری اور خُشکی کا دورہ کرتے ہو اور جب وہ مُرید ہو چکتا ہے تو اُسے اپنے سے دُونا جہنم کا فرزند بنا دیتے ہو۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ پودینہ اور سونف اور زیرہ پر دہ یکی دیتے ہو پر تم نے شریعت کی زیادہ بھاری باتوں یعنی انصاف اور رحم اور ایمان چھوڑ دیا ہے۔لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے۔اے اندھے راہ بتانے والو جو مچھر کو تو چھانتے ہو اور اُونٹ کو نگل جاتے ہو۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ پیالے اور رکابی کو اوپر سے صاف کرتے ہو مگر وہ اندر لوٹ اور ناپرہیزگاری سے بھرے ہیں۔اے اندھے فریسی! پہلے پیالے اور رکابی کو اندر سے صاف کرتا کہ اوپر سے بھی صاف ہو جائیں۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ تم سفیدی پھری ہوئی قبروں کی مانند ہو جو اوپر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں مگر اندر مُردوں کی ہڈیاں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہیں۔اسی طرح تم بھی ظاہر میں تو لوگوں کو راستباز دکھائی دیتے ہو مگر باطن ریاکاری اور بے دینی سے بھرے ہیں۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ نبیوں کی قبریں بناتے اور راستبازوں کے مقبرے آراستہ کرتے ہو۔اور کہتے ہو کہ اگر ہم اپنے باپ دادا کے زمانہ میں ہوتے تو نبیوں کے خُون میں ان کے شریک نہ ہوتے۔اس طرح تم اپنی نسبت گواہی دیتے ہو کہ تم نبیوں کے قاتلوں کے فرزند ہو۔ (متی باب ۲۳ آیات ۲ تا ۹ اور ۱۳ تا ۳۱)

برمنگھم (نمائندہ پیشوا) کارلائل بریڈفورڈ میں واقع مرکزی جامع مسجد حنفیہ بہت عرصہ سے گروپ بندیوں کا شکار ہے اور مار پیٹ کے واقعات بھی ہوئے ہیں۔اس مسجد کو دو مرتبہ آگ لگانے کی کوشش بھی ہو چکی ہے۔ایک مرتبہ ہائی کورٹ کے حکم پر اماموں کی برطرفی کے بعد مسجد کو ایک مینجمنٹ کمپنی کے سپرد بھی کیا جا چکا ہے۔چالیس ہزار پاؤنڈ تعمیراتی فنڈ سے قانونی کاروائیوں پر خرچ ہوئے تھے۔ایک مرتبہ پھر مسجد کی دعویدار دو کمیٹیوں کے درمیان قانونی جنگ شروع ہو چکی ہے۔

لندن (نمائندہ پیشوا) وزیراعظم ڈیوڈ کیمرون نے کہا ہے کہ ہم ایک نیا قانون لا رہے ہیں جس کے تحت کوئی بھی اس ملک میں داخل ہوتے ہی بیروزگاری الاؤنس حاصل نہیں کر سکے گا۔ابتدائی تین ماہ تک وہ بینی فٹس طلب نہیں کر سکے گا۔تین ماہ بعد بھی ثابت کرنا پڑے گا کہ وہ تندہی سے ملازمت تلاش کر رہا ہے۔ثابت ہونے پر زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک بینی فٹس حاصل کر سکے گا۔انہوں نے بتایا کہ ہم نے غیر یورپی تارکین وطن کی تعداد پر بھی پابندی عائد کر رہے ہیں۔یاد رہے برطانیہ میں رومانیہ اور بلغاریہ سے لاکھوں تارکین کی آمد پر تشویش پائی جاتی ہے۔

لندن (نمائندہ پیشوا) جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے فرید پراچہ نے اسامہ بن لادن کو شہید کہا ہے جس پر الطاف حسین نے جماعت اسلامی پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

بنگلا دیش: جماعت اسلامی بنگلا دیش سے تعلق رکھنے والے عبدالقادر ملا کو غداری کے جرم میں پھانسی دے دی گئی۔

MAS TECH LTD The complete IT Solution
Ph. 020 3371 1422 - Mob. 077 2835 3859 - E-mail: info@maastech.co.uk
www.maastech.co.uk
5 Pages
Standard Website
(professional design)
SPECIAL OFFER
only £299.00
WEB DEVELOPMENT
Web & Graphic Design
(Professional Designer/Developer)
Standard Websites, Content Management Systems, E-Commerce (Online Shops)
Logo Design, Business Card Design, Flyer Design & Printing
MINICAB WEBSITES WITH PRICE CALCULATOR & ONLINE BOOKING
SPECIAL OFFER
HP / Dell Desktop (used)
Dual Core, 160 HDD, 4GB RAM
Ready to use!
only £ 139.00
PROFESSIONAL I.T SUPPORT
HOME USER
from
£25 p/hr
BUSINESSES
Windows Installation
& Re-Installation
Software Installation
Network Installation
Internet Setup
Virus & Spyware Removal
Desktop & Laptop Upgrades
Server Installation
& Configuration
Network Installation
& Configuration
E-Mail Accounts
Onsite IT Support
Remote IT Support
Afzal Sharif (BEng. Computer Systems and Software Engineer)
Ph. 020 3371 1422 - Mob. 077 2835 3859 - E-mail: info@maastech.co.uk

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

Give us a call on 020 3674 7909

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

free professional, friendly and confidential advice

24 Hours Phone Service - 7 Days a Week DIAL 07792998973

Have you been injured in an accident that wasn't your fault?

If so, we're here to help

REPLACEMENT CAR WITHIN 24 HOURS

Loss of earnings - Protection of no claim - storage and recovery - personal injury - replacement car

Road Accident

Personal Injury

Accident at Work

Fall, Slip & Trip

Personal Injury Specialist

No win No fee

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Opening Hours: Mon-Fri 10:00 - 17:00
Tel. 020 3674 7909 Mob. 077 9299 8973
Email: info@rhacs.co.uk